ادھار کی مدت بڑھانے پر اضافی رقم لینا کھلا سود ہے

مجیب: مفتی ابومحمد علی اصغر عطاری مدنی

تاریخ اجراء: ماہنامہ فیضانِ مدینہ اپریل 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید نے ایک گاڑی پندرہ ہزار روپے ماہانہ قسط پر آٹھ لاکھ میں خریدی مگر کچھ ہی مہینوں کے بعد زید نے بائع (بیچنے والے) سے یہ درخواست کی کہ میرے لیے پندرہ ہزار ماہانہ ادا کرنا دشوار ہے۔ اگر تم ماہانہ قسط پندرہ ہزار کے بجائے دس ہزار کر دو تو میرے لیے ادائیگی آسان ہو جائے گی۔ اس سہولت پر میں آٹھ لاکھ کے بجائے ساڑھے آٹھ لاکھ روپے کی ادائیگی کروں گا۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ بائع کا اس پیشکش کو قبول کرنا جائز ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں بائع (بیچنے والے) پر لازم ہے کہ وہ گاڑی کی طے شدہ قیمت آٹھ لاکھ روپے ہی زید سے وصول کرے، اس سے ایک روپیہ بھی اوپر وصول کرے گا تو یہ مدت کے بڑھ جانے کا عوض ہو گا جو کہ سود ہے اور سود کی شدید مذمت قرآن و حدیث میں مذکور ہے۔ نیز زید پر بھی لازم ہے کہ اس نے بائع کو جو سودی پیشکش کی ہے اس گناہ سے توبہ کرے اور آئندہ اس معاملے میں احتیاط سے کام لے۔

سود کی حرمت پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: ”اور اللہ نے حلال کیا بیع اور حرام کیا سُود۔“ (پ3، البقرۃ: 275) (اس آیت کی مزید وضاحت کے لئے یہاں کلک کریں)

مذکورہ بالا آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیرِ بغوی میں ہے: ”ان اھل الجاھلیۃ کان احدھم اذا حل مالہ علی غریمہ فطالبہ بہ فیقول الغریم لصاحب الحق: زدنی فی الاجل حتی ازیدک فی المال، فیفعلان ذلک ویقولون سواء علینا الزیادۃ فی اول البیع بالربح او عند المحل لاجل التاخیر، فکذبھم اللہ تعالی فقال: واحل اللہ البیع وحرم الربا“ یعنی زمانہ جاہلیت میں جب کسی شخص کی دین کی مدت پوری ہو جاتی تو وہ اپنے مدیون سے دَین کا مطالبہ کرتا تو مدیون اپنے دائن سے کہتا کہ میرے لیے مدت میں اضافہ کر دو تو میں تمہیں مال

بڑھا کر واپس کروں گا۔ پس وہ دونوں اسی طرح کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم پر برابر ہے کہ یہ زیادتی سودے کے شروع ہی میں نفع کے ساتھ طے ہو یا پھر بعد میں اضافہ کیا جائے۔ اس پر اللہ عزوجل نے ان کی تکذیب فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ ”اللہ نے حلال کی بیع اور حرام کیا سُود۔“ (تفسیر بغوی، 381/1، 382)

ادھار سودے میں مدت بڑھانے کے عوض ملنے والا اضافہ سود ہے۔ جیسا کہ النتف فی الفتاوی میں ہے: ”ان یبیع رجلا متاعا بالنسیئة فلما حل الاجل طالبه رب الدین فقال المدیون زدني في الاجل ازدك في الدراهم ففعل فان ذلك ربا“ یعنی ایک شخص نے ادھار سامان بیچا اور جب ادھار کی مدت پوری ہو گئی تو دائن نے مدیون سے دَین کا مطالبہ کیا مدیون نے دائن سے کہا کہ مجھے مزید مہلت دے دو میں دراہم بڑھا دوں گا یہ زیادتی سود ہے۔ (النتف فی الفتاوی، ص 485)

بہارِ شریعت میں ہے: ”عقدِ معاوضہ میں جب دونوں طرف مال ہو اور ایک طرف زیادتی ہو کہ اس کے مقابل میں دوسری طرف کچھ نہ ہو یہ سود ہے۔“ (بہارِ شریعت، 768/2)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net